اس موقعہ پر ہم ۱۹۵۸ء کا وہ دن یاد دلاتے ہیں جب سوویت یونین نے پہلا مصنوعی سیارہ خلا میں داغا تھا۔ اس وقت کے صدر مسٹر خروشچیف نے بڑے طمطراق سے کہا تھا ہم آسمانوں میں پہنچ گئے ہیں۔ وہاں خدا کا کوئی وجود نہیں" خدا پرست ان کے اس طنزیہ جملہ پر ہنستے تھے۔ آج خدا نے سوویت یونین سے خود کو منوا لیا ہے۔ سوویت یونین کو زوال آگیا ہے۔ دیکھئے یہ زوال کہاں جا کر رکتا ہے۔

جگموہن اور کشمیر

مسٹر جگموہن پہلے ہی ایک اچھے بیوروکریٹ رہے ہوں لیکن وہ سیاستدان بھی ہو گئے ہیں، اس کا اچانک انکشاف حال ہی میں شائع شدہ ان کی کتاب FROZEN TURMOIL سے ہوا۔ مسٹر جگموہن بیوروکریٹ کے طور پر بھی کامیاب نہیں رہے۔ اب وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی نوازشوں سے راجیہ سبھا کے ممبر بھی بن گئے ہیں۔ انسان زیادہ دیر چھپتا نہیں۔ ہم اُس وقت بھی اُن کو جن سنگھی ذہنیت کا آدمی سمجھتے تھے جب وہ دلی کے ڈی ڈی۔ اے کے وائس چیرمین تھے۔ اُن ہی کے دور میں ترکمان گیٹ میں مکانات کو منہدم کرنے پر وہ زبردست ہنگامہ ہوا تھا جس نے بعد میں ایمرجنسی کو فیل کر دیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ ایمرجنسی پر جس سے ڈر کر بڑے بڑے "سیاسی شیر" "کاغذی شیر" میں تبدیل ہو گئے تھے۔ یہ پہلا پتھر ترکمان گیٹ ہی سے پھینکا گیا تھا۔

جگموہن، دو بار کشمیر کے گورنر رہے ہیں۔ دوسری بار انھیں جب گورنر بنایا گیا، تو ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور دوسرے سیاستدانوں نے شدید نکتہ چینی کی تھی لیکن مرکزی حکومت نے اس مشورہ کو نہ مانتے ہوئے انہیں کشمیر پر ٹھونس دیا تھا۔ آخر وہی ہوا جو ان کی موجودگی میں ہونا چاہیئے تھا ——— یوں تو اس کتاب میں خرافات ہی خرافات ہے جس کا جواب دینا بھی ہم معقولیت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس میں دو واقعات کا ذکر ہم کریں گے۔ یہ زمانہ وہاں کانگریس اور نیشنل کانگریس کی مخلوط حکومت کا تھا۔ سری نگر کے ایک چوک میں گاندھی جی کا مجسمہ لگایا جاتا تھا لیکن سیاستدانوں نے عین آخر وقت میں مجسمہ کا افتتاح

ملتوی کر دیا ـــــ جگموہن آئی اے ایس افسر رہے ہیں انھوں نے مذہب اسلام کے بارے میں بھی پڑھا ہوگا ـــــ انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مسلمان مجسموں کے خلاف ہیں، کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ہندوستان میں اور کن کن مقامات پر مسلمانوں نے مجسمے نصب کیے ہیں۔ جو سری نگر میں مجسمہ ٹھیک کرنے کی ضرورت آپڑی تھی مجسموں کے تئیں مسلمانوں کے عام رویّہ کو وہ اگر جانتے ہوتے تو یہ سب کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

مسٹر جگموہن کی کتاب کا بڑا حصہ یہ ثابت کرنے کے لئے وقف ہے کہ ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور دوسرے نیشنل کانگریسی لیڈر نہ تو سیکولر ہیں اور نہ فرقہ پرست، وہ صرف اقتدار پرست ہیں۔ لکھتے لکھتے وہ شیخ عبداللہ مرحوم کے بارے میں بھی یہی ریمارکس دے گئے کہ وہ بھی صرف اقتدار اور گدی کے طالب تھے۔

یہ بہت اچھا ہوا، اس کتاب کے ذریعہ مسٹر جگموہن کی اصلیت ظاہر ہوگئی۔ اُن کی سیاسی زندگی کا طول و عرض ہی کتنا ہے کہ اُن جیسے سیاسی بونے" کو شیخ عبداللہ مرحوم جیسی قد آور شخصیت پر نکتہ چینی کا حق حاصل ہوگیا۔

گذارش

جوابی امور و خط و کتابت نیز منی آرڈر کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں۔ خریداری یاد نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم جس نام سے آپ کا رسالہ جاری ہے اس کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ چیک سے رقم نہ روانہ کریں صرف ڈرافٹ سے روانہ کریں۔

اور اس نام سے بنائیں "برہان دہلی" - "BURHAN DELHI"

پتہ:-

دفتر برہان۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶